امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر: 30

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

(عید الفطر و بقر عید)

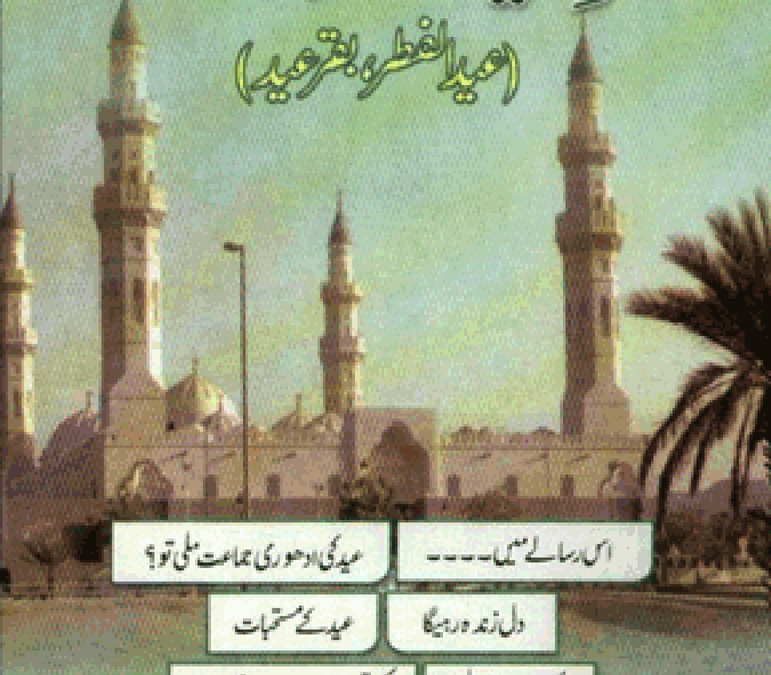

اس رسالے میں ۔۔۔۔

عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟

دل زندہ رہیگا

عید کے مستحبات

عید کی جماعت نہ ملی تو؟

تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2314045-2203311 فیکس 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net/www.dawateislami.net/www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور بروزِ جُمعہ سو بار دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔

(تفسیر درِمنثور ج ۶ ص ۶۵۴ دارالفکر بیروت)

صَلُّوْ عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

دل زِندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفِطر اور شبِ عیدُ الاَضحیٰ طلبِ ثواب کیلئے) قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دِن اُس کا دِل نہیں مرے گا، جس دِن لوگوں کے دِل مرجائیں گے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۱۷۸۲ ج ۲ ص ۳۶۵)

جنّت واجِب ہوجاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کیلئے جنّت واجِب ہوجاتی ہے۔ ذِی الحجّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدُالفِطر کی رات، پانچویں شَعبانُ المُعظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عِیدُالفِطر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدُالاَضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعة دار الفکر بیروت)

اور بخاری کی رِوایت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ، عیدالفطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ۴)

نَمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کو (نَمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۱ ج ۲ ص ۶۹ دار الفکر بیروت)

نَمازِ عید کا طریقہ (حَنَفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: "میں نِیّت کرتا ہوں دو رَکْعَت نَماز عیدُالفِطر (یا عیدالاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسِطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے" پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ (ماخوذ از. دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تعوُّذ اور تَسمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمدشریف اور سُورَۃ جہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکْعَت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بِغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمَّل کرلیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

نمازِ عید کس پر واجِب ہے؟

عیدَین یعنی (عیدُالفِطر اور بَقَرْ عید) کی نماز واجِب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹) مگر سب پر نہیں صِرف اُن پر جن پر جُمُعہ واجِب ہے۔ (الہدایة معہ فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹) عِیدَین میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔ (بہارِ شریعت

عید کا خُطبہ سنّت ہے

عیدَین کی ادا کی وُہی شَرطیں ہیں جو جُمعہ کی، صِرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خُطبہ شرط ہے اور عیدَین میں سنّت۔ جمعہ کا خُطبہ قبل از نَماز ہے اور عیدَین کا بعد از نَماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۳)

نَمازِ عید کا وَقت

ان دونوں نَمازوں کا وَقت سُورج کے بَقَدرِ ایک نَیزہ بُلند ہونے (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنٹ یا پچیس مِنٹ کے بعد) سے ضَحوَۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النَّہارِ شَرعی تک ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۵ ملتان) مگر عیدُالفِطر میں دیر کرنا اور عیدُالاضحیٰ جلد پڑھنا مُستَحَب ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۴)

عید کی اَدُھوری جماعت ملی تو۔۔۔؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے عِلاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قِراءَت شُروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گُمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سَر اُٹھا لیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بَقِیّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فَوت شُدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِہا (یعنی تو بہتر) ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۵۵،۵۶،۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شَخص باقی رَہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہو گئی تو اگر دُوسری جگہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شَخص چار رَکعت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۸،۵۹)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعَہ میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرْف دو باتوں میں فَرْق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنّت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۷،۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۰۹، مدینۃ المرشِد بیرلی شریف)

اِس مُبارَک مصرَع، "دیدو عیدی میں غم مدینے کا" کے بیس حُرُوف کی نسبت سے عید کی بیس سُنّتیں اور آداب

☆ عید کے دن یہ اُمور سُنّت (مُستَحَب) ہیں

(۱) حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اِنگریزی بال) (۲) ناخُن تَرشوانا (۳) غُسل کرنا (۴) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (۶) خُوشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زِیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زِیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کے بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مَرد نہیں پہن سکتا۔) (۸) نَمازِ فَجر مَحلّہ میں پڑھنا (۹) عیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (۱۰) نَمازِ عید، عِید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عیدگاہ پیدل چلنا (۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں (۱۳) نَمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا (۱۴) عید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے) (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صَدَقہ دینا (۱۷) عیدگاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (۱۸) آپَس میں مبارَک باد دینا (۱۹) بعدِ نَمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے۔ (الحدیقۃُ الندیہ ج ۲ ص ۱۵۰، مسوّی ج ۲ ص ۲۲۱) مگر اَمرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے (۲۰) عیدالفطر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نَمازِ عیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے

تکبیر کہیں۔تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَر ط اَللّٰہُ اَکْبَر ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ : اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے، اللہ عزوجل سے بڑا ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بَقَر عید کا ایک مُستحَب

عیدِاَضحیٰ (یعنی بقرعید) تمام اَحکام میں عیدُالفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَرعید میں) مستحب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔

"اَللّٰہُ اَکْبَر" کے آٹھ حروف کی نسبت سے تکبیرِ تَشریق کے آٹھ مَدَنی پھول

(۱) نویں ذُوالحجّۃُ الْحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عَصر تک پانچوں وَقت کی فرض نمازیں جو مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجِب ہے اور تین بار افضل۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْد ط (تنویرالابصار معہ رد المحتار ج ۳ص ۷۱) (۲) تکبیرِ تَشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔ یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کر سکے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲) مَثَلاً اگر مسجِد سے باہَر ہو گیا، یا قَصْداً وُضُوتوڑ دیا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہو گئی اور بِلا قَصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (دُرِّمختار ، ردالمحتار ج۳ص ۷۳) (۳) تکبیرِ تشریق اُس پر واجِب ہے جو شَہر میں مُقیم ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ اقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۴) (۴) مُقیم نے اگر مسافر کی اقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگر چہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳) (۵) نَفل، سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں (ایضاً) (۶) جمعہ کے بعد واجِب ہے اور نماز (بقر) عید کے بعد بھی کہہ لے (ایضاً) (۷) مَسبُوق (جس کی ایک یا زائد رکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) (۸) مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں۔ (غنیۃ المستملی ص ۵۲۶ مذھبی کتب خانہ) مگر کہہ لے کہ صاحِبَین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۱۱ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب "فیضانِ رَمضان" سے فیضانِ عیدُالفطر کا مطالعہ فرمائیے۔)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عیدِ سعید کی خُوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ وتاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبی الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تِری جبکہ دِید ہوگی میری جبھی عید ہوگی مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع و مغفرت
۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

حِفْظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قرآنِ کریم کارِثواب ِعظیم ہے، مگر یاد رہے حفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دُشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم ازکم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقط مُصلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ معاذَاللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

فرامینِ مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدینہ۱﴾ میری اُمّت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلادے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

مدینہ۲﴾ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بُھلادے تو قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابو داؤد حدیث ۱۴۷۴)

مدینہ۳﴾ قِیامت کے دِن میری اُمّت کو جس گُناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کوئی قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بھلادیا۔ (کنزُالعمّال حدیث ۲۸۳۶)

مدینہ۴﴾ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ”اس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (حفظِ قرآنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دِل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہوسکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے یا خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جواس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کیے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)